

Registered L. No. 89.

نورافشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۴۴) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہی - ۲ - نومبر سنہ ۱۹۰۶ء جلد (۳۴)

گلدستۂ اخبار

لاہور کی اینڈین ایسوسی ایشن نے اپنے سکرٹری کو اس امر کا اختیار دیا ہے کہ وہ سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور پر اس بنا پر مقدمہ چلائے کہ وہ اپنے اخبار میں چیچ آف مائم ان انڈیا کا مضمون "نقش ایریس ان انڈیا" کی دستخط سے شائع کرتا ہے - مسٹر ایلین اور مسٹر پی این بوس صنعت و حرفت کی نمائش کے زنانہ حصہ کی سکرٹری مقرر ہوئی ہیں - یہ نمائش کانگریس کے دنوں میں کلکتہ میں ہونے والی ہے - جنوری آئندہ کو آگرہ میں چار بڑے ٹریے کیمپ ہونے والے ہیں یعنی ویسرائے صاحب کا - امیر کابل کا - لفٹنٹ گورنر صاحب کا اور کمانڈر ان چیف کا - اور ان کے فوجوں کے لئے جو تعداد میں تیس ہزار ہوگی جائے رہائش کی تیاریاں ہو رہی ہیں - بنگلور کے مہارانی کالج میں سے امسال تین طلبا میٹریکولیشن امتحان میں داخل ہوئے جنمیں سے دو برہمن لیڈیاں ہیں - امتحان ایف - اے میں ایک اور بی اے میں ایک امیدوار داخل امتحان ہوئے - پادری ایس ایچ سپیل بی اے لاہور کے سینٹ اینڈریوز گرجے میں اس کانس ٹرک کا پاسٹورل چارج لینے کے لئے یونائیٹڈ فری چرچ آف سکاٹلنڈ کی جانب سے مقرر ہوئے ہیں - مسٹر سپیل ۱۷ اکتوبر کو لندن سے روانہ ہوگئے ہیں اور امید ہے کہ ماہ نومبر کے وسط میں لاہور میں اپنا کام شروع کریں گے - پادری ڈاکٹر جی یو پوپ صاحب تامل زبان کی ایک بڑی بھاری ڈکشنری بنانے کے دھن میں لگے ہوئے ہیں - سامان فراہم کر لیا ہی گورنمنٹ مدراس نے پانچ سال تک ... ۶ روپیہ سالانہ دینے کا وعدہ کر دیا ہے تاکہ اس کام میں کسی قسم کی روک اور دقت پیدا نہو - کل دنیا کے وائی ایم سی اے کے جلسوں کی بڑی کمیٹی نے نیشنل کمیٹیوں کو ایک اشتہار اس غرض سے بھیجا ہے کہ ۱۱ سے ۱۷ نومبر تک دعا کا ہفتہ ہوگا - اس دعائیہ ہفتہ کا مضمون جو ہر ایک وائی ایم سی اے کے لئے مقرر ہے وہ دعا کا علاقہ ہے - ہر ایک وائی ایم سی اے کو دعوت دی گئی ہے کہ اس دعائیہ ہفتہ میں قومی کام کے لئے چندہ کریں - ہمارے ملک معظم نے مسٹر ڈی - ڈی ڈاور بیرسٹر ایٹ لا کے بمبئی ہائی کورٹ کے جج مقرر کئے جانیکی تجویز کو قبول فرما لیا ہے - ایک چینی مشن آسٹریلیا کو اس غرض سے گئی ہے کہ آسٹریلیا میں چینی قونصلوں کے تقرر کرنے کے سوال پر غور کرکے رپورٹ کرے - ریاست جوناگڈھ واقعہ کاٹھیاوار کے سابق دیوان پر ... ۳۰۰۰ ۱۵ روپیہ اڑا لینے کے جرم میں نواب صاحب نے حکم دیا ہی کہ اس کی جائداد میں سے ... ۳۰۰۰ ۱۵ روپیہ مالیت کی جائداد ضبط کر لی جاوے اور ۲۵ ہزار روپیہ تاوان دے - بمبئی کے ایک اینگلو گجراتی ہفتہ وار کے اڈیٹر کو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے حکم دیا ہے کہ اپنی آئندہ نیک چلنی کے لئے ... ۳ روپیہ کی ضمانت دے اور دو آدمی ضامن نیں جنمیں سے ہر ایک ۳ ۳ سو کی ضمانت دے - سکرٹری کے دفتر - اور ہندوستان کی سرکار کے دفتر کے ادنی درجہ کی اسامیوں کے لئے سول سروس کا امتحان ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۷ء کو کلکتہ - الہ آباد - اور لاہور میں ہوگا - سول سروس کی غالباً نو اسامیاں خالی ہیں جنمیں سے پانچ اسامیاں صوبجات متحدہ - پنجاب - صوبجات متوسط - راجپوتانہ - وسط ہند اور بلوچستان کے امیدواران کے لئے محفوظ رہینگی - ۲۵۲ ہندوستانی ریاستوں میں سے جنکا رقبہ ایک سو مربعہ میل سے زیادہ ہے ۹۴ ریاستیں پولیٹیکل ایجنٹوں کے زیر اہتمام ہیں یا اس وجہ سے کہ ان کے راجہ کم سن ہیں یا انتظام کرنے کے لائق نہیں ہیں - کہتے ہیں کہ امریکہ ویدانت فلسفہ کا ایک حد تک بڑا فریفتہ ہے - ۱۸ اکتوبر کی قریب نصف شب کوٹویرہ دون میں ایک سخت جھٹکا زلزلہ کا آیا حیدرآباد اور اس کے مضافات میں ۱۳ اور ۱۴ اکتوبر کے درمیان پندرہ واردات ہیضہ کی وقوع میں آئیں - ۲۷ اکتوبر کو سینٹ پیٹرز برگ کے عین قلب میں اس گارد کی ہراول پر دو بم کے گولے پھینکے گئے جو خزانہ کا روپیہ لیجا رہے تھے - بم کے گولے پھینکنے والوں میں سے ایک مارا گیا دوسرا زخمی ہوا تیسرا گرفتار ہو گیا ہراول میں سے دو سپاہی اور پاس ایستادہ لوگوں میں سے بہت سے لوگ زخمی ہوئے - بعد کی خبر ہے کہ بم کے گولے پھینکنے والوں نے ... ۳۸۶ پونڈ لوٹ لیا اور بھاگ گئے مگر صرف چھ اشخاص انمیں سے گرفتار ہوگئے - سپاہیوں نے اوروں کو بھی پکڑ لیا ہے - ملک معظم موٹر کار دوڑائے نیو مارکیٹ کو جا رہے تھے کہ ہائیڈ پارک کا ایک قلی اس کے نیچے دب گیا - قلی ہسپتال میں زیر علاج ہی - واشنگٹن کے جاپانی افسران نے یونائیٹڈ سٹیٹس سے درخواست کی ہے کہ اس بات کو مد نظر رکھے کہ کیلیفورنیا کی جاپانی رعایا کو عہد نامہ کے پورے حقوق ملینگے یا نہیں اور کہ ان کے بچے سان فرانسسکو کے مدرسوں میں بخوبی تعلیم پائیں ‡

ایڈیٹوریل نوٹس

الزبتھ وائیلی میموریل پریئر ہال کا افتتاحی جلسہ امید ہے کہ ہمارے ناظرین یہاں کے معزز و محترم مسٹر ایم۔ وائیلی مرحوم سے بالفور واقف ہوں گے۔ مذکورہ بالا پریئر ہال انہیں صاحب کی والدہ مرحومہ کی یادگار ہیں وہ ڈیڑھ سال سے بن رہا تھا جس کا افتتاحی جلسہ کل مورخہ ۳۰ر اکتوبر سنہ۱۹۰۶ء کو بڑی عمدگی سے ہوگیا۔ مشن میٹنگ کیوجہ سے پریسبٹیرین کلیسیا کے تقریباً کل مشنری صاحبان حاضر اور شریک جلسہ تھے۔ پادری سی بی نیوٹن صاحب ڈی۔ڈی جلسہ کے چیرمن تھے۔ چیرمن نے دعا کی۔ پھر انگریزی گیت گایا گیا۔ پادری کیلسو صاحب نے کلام میں سے ایک حصہ پڑھا۔ پادری ای پی نیوٹن اور پادری پیلاس صاحبان نے اس میموریل ہال کے اسباب اور مقاصد بیان کئے (یعنی کہ مسٹر وائیلی مرحوم کا مدت سے ارادہ تھا کہ کوئی نہ کوئی اپنی یاد چھوڑ جائیں۔ ایک مدت بعد یہ موقعہ ملا جسکو انہوں نے اپنی حین حیات میں شروع کردیا تھا اور بہت سی عمارت تیار بھی دیکھ گئے۔ مقصد اس ہال کا یہہ ہے کہ روحانی جلسے اور دعائیں اور کلام کی تلاوت اسمیں ہوا کرے)۔ مسٹر این سی گھوس نے اس کے متعلق خزانچی کی رپورٹ پڑھی اور مسز وائیلی مرحومہ کے رشتہ داروں اور دوستوں سے اپیل کی کہ اس ہال کے لئے جبراً نہیں بلکہ اپنے خوش دلی سے سامان آرائشی و ضروری اشیاء بہم پہنچاویں مثلاً میز کرسیاں۔ دری وغیرہ۔ پھر مسٹر پی۔وائیلی اور ڈاکٹر یوانگ صاحب کی بجائے ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم اے نے اُن کے خاندان کا احوال اور مسز مرحومہ کے روحانی اور دنیاوی خواص اور کام اور اثرات کا بڑی خلوص قلبی اور رقت آمیزی سے بیان کئے۔ اور انکی دینداری۔ دعا کی زندگی بسر کرنی۔ نیک نمونہ اپنے خاندان اور کل کلیسیا کے لئے چھوڑ گئی۔ میڈیکل سکول کیطرف سے گیت گایا گیا۔ مس ایم آر گرینفیلڈ صاحبہ نے مرحومہ کے نام سے اور ہال کا مقصد بیان کرتے اور خدا سے منت کرتے ہوئے ہال کا قفل کھولا۔ اور سب لوگ اندر گئے پادری نیکول صاحب اور پادری فائف صاحب نے یکے بعد دیگرے دعائیں کیں اور پریزیڈنٹ کی برکت کے کلمات سے جلسہ ختم ہوا سماجلسہ کا نہایت ہی خوش منظر اور دلسوز اور موثر تھا۔ شہر میں سے کئی ایک روساحاضر جلسہ تھے مسز وائیلی مرحومہ کے خاص کام اور اثرات کے بارے میں جو کاغذ اُن کے فرزند ارجمند مسٹر ہیرک وائیلی نے پڑھا تھا اسکو آیندہ ہفتہ کے پرچہ میں درج کرینگے تاکہ اُن کی خوبیوں کو دیکھکر اور لوگ بھی ویسے ہی بننے کی کوشش اور سعی کریں خدا سے دعا ہے کہ جو مقصود اس ہال کی تعمیر سے ہے وہ بخوبی سرانجام تک پہنچتا رہے اور اُن کے خاندان کو روحانی اور جسمانی برکتوں سے معمور اور مسرور کرے اور اپنی والدہ مرحومہ کی نصیحت اور نمونہ پر چل کر وہ بھی ویسے ہی بنیں اور اس کلیسیا میں اپنے نیک نمونہ چھوڑ مریں۔ کوئی یہ کہنے کا موقعہ نہ پائے کہ کہیں؟ ایسی والدہ کے ایسے فرزند؟ خدا کی برکت اس خاندان اور کلیسیا پر ہو۔ آمین

مشن آحاطہ لودیانہ میں رونق گذشتہ ہفتہ کے آخر سے یہاں امریکن مشن کے متعلق سالانہ مشن میٹنگ شروع ہے اور اُس کے عبادتی جلسے بڑی آب و تاب سے ہوتے رہے۔ پریسبٹیرین مشن کے متعلق لاہور۔ جالندھر۔ فیروزپور۔ ہوشیارپور۔ لودیانہ۔ انبالہ۔ سہارنپور وغیرہ کے مشنری صاحبان تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ان عبادتی جلسوں میں خدا کے کلام پر اور اس کے متعلق دیگر امور پر بڑے عمدہ عمدہ لیکچر اور سرمن ہوتے رہے۔ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اُن سے بڑا فائدہ ہوگا۔ منگل کے روز سے انتظامی جلسے ہو رہے ہیں جنھیں تمام سال آیندہ کی کارروائیوں کے لئے مختلف ضروری انتظام سوچے اور مقرر کئے جائینگے خدا اُن کے تمام بندوبست میں اپنی پوری پوری ہدایت اور برکت بخشے تاکہ اس کا جلال اور کلیسیا اور عوام الناس کا بھلا ہو۔

ایک شخص کا قول ہے کہ۔ اگر کلمہ خدا کا کلمہ نہیں ہے تو دنیا بھی خدا کی دنیا نہیں۔ اگر نہ تو کلمہ خدا کا ہے اور نہ دنیا خدا کی تو انسان کا کیا حال ہے؟ ہم کیا ہیں اور ہماری تمام انتظاریوں کے کیا معنے جو جینے اور مرنے اور جنگل کے حیوانات کی مثل پیروں تلے روندے جانے اور دھوپ میں سڑ گل جانیکی بابت ہمیں تسلی بخشنے میں نہایت عمیق اور اعلیٰ ہے۔ لیکن اگر کلمہ اور دنیا ہر دو خدا کے ہیں تو جو کچھ واقعہ ہوتا ہے۔ اس کا تسلی بخش جواب مل سکتا ہے۔ ہر ایک معمہ حل ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک الجھن کا مقصد معلوم ہو جاتا ہے۔

ریلوے بورڈ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جزیرہ نما ہند کی بڑی ریلوے کیطرف سے بیتر سے بھوپال تک جسکا درمیانی فاصلہ ۱۱۰ میل ہے پیمائش کیجاوے ہ

مسیح کا پیغام ایک ہندو عورت کو - ہمارے ایک نامہ نگار راجپور ضلع ڈیرہ دون سے ایک عجیب و غریب واقعہ کی خبر دیتے ہیں جو اگر سچ ہی تو نہایت ہی غور طلب اور نصیحت آموز ہے نامہ نگار صاحب کہتے ہیں کہ ہمنے "کسی معتبر شخص سے سنا ہے"۔ شاید ہمارے دیگر مسیحی بھائی یا خود ہی نامہ نگار صاحب نہایت معتبر شہادتوں سے حقیقت یا بطالت کو جیسا ہو ثابت کرینگے۔ وہو ہذا

سننے میں آیا ہے کہ ایک اَن پڑھ ہندو عورت جسکو مسیحی دین سے بالکل واقفیت نہیں ایک دفعہ ایک اندھیرے کمرے میں سو رہی تھی۔ اس کا بیان ہے کہ اس اثنا میں وہ کمرہ یک بیک روشن ہوگیا اور روشنی کی شدت اس قدر تھی کہ آنکھیں چندھیا رہی تھیں۔ دفعتہً ایک آدمی اُس عورت کے پاس کھڑا ہوا نظر آیا۔ عورت نے اُس سے پوچھا تو کون ہے؟ اس شخص نے جواب دیا کہ میں خداوند یسوع مسیح ہوں۔ اس ملک میں میرے بہت سے بندے ہیں۔ لیکن مسیحیوں نے ابتک اپنا فرض ادا نہیں کیا۔ تو جاکر میرے بندوں سے کہدے کہ میں جلد تر آنیوالا ہوں مسیحیوں کو چاہئے کہ لوگوں کو انجیل سے مطلع کریں۔ جب عورت اس رویا سے فارغ ہوئی تو فوراً گھر سے باہر نکلی۔ کیا دیکھتی ہے کہ سامنے سے ایک شخص آ رہا ہے۔ اس عورت نے اس سے پوچھا۔ کہ آپ کون ہیں؟ اس نے جواب میں کہا۔ میں عیسائی ہوں۔ یعنی عیسے مسیح کا بندہ۔ اس عورت نے اُس سے کہا کہ میرے پاس تمہارے واسطے ایک پیغام ہی۔ یہہ کہکر اُس نے اس سے اپنا خواب بیان کر دیا۔ وہ عورت بہی متلاشی ہی اور اب مشنری صاحبان سے مسیحی دین کی تعلیم پاتی ہے۔

ڈیرہ دون کے پاسٹر صاحب یا کوئی اور معتبر اور معزز صاحب امید ہی اس کے بارے میں کچھ لکھیں ہم شوق سے اس واقعہ کا مفصل حال سنتا اور بذریعہ اخبار ناظرین کو سنانا چاہتے ہیں ؛

گناہوں کا علانیہ اقرار - ہمیں اس عنوان سے ایک نوٹ مخزن مسیحی آلہ آباد میں پڑھکر بڑی خوشی ہوئی کہ ایڈیٹر مخزن نے کنونش میں گناہوں کے علانیہ اقرار کرنے کے بارے میں اپنی رائے بدل دی ہے۔ اور اپنی پہلی غلطی کو مان لیا ہے۔ اسکو بھی بھولا نہ سمجھو جو شام کو گھر آ جائے۔ آپ ۱۵ اکتوبر کے مخزن مسیحی میں مذکورہ بالا عنوان دیکر یوں رقمطراز ہیں کہ

"۱۵ ستمبر کے پرچے میں جو ہمنے گناہوں کے علانیہ اقرار کرنے کے بارے میں ایک ایڈیٹوریل نوٹ لکھا تھا اس میں ہم اپنے مطلب کو واضح طور پر بیان کرنے سے قاصر رہے۔ اور اس کے علاوہ - جیسا کہ ہمیں یقین ہے۔ روح القدس نے ہمکو سچائی کی ایسی تعلیم دی ہی کہ ہم اس وقت وہ سب باتیں کہہ سکتے جو ہمنے قبل ازیں کہی تھیں۔ جیسا کہ ہمنے اس وقت کہا تھا اب بھی کہتے ہیں کہ ہمارے دل کی اپنی حالت ہمکو اس امر کا یقین دلاتی ہے کہ رائے زنی کرنے میں بڑی محبت سے کام لینا چاہیے۔

ہماری دلیل یہہ تھی کہ کلام الہٰی ایک معنی میں یہہ سکھاتا ہے کہ گناہوں کا اقرار علانیہ کرنا چاہئے۔ اور کہ اس لئے انسان کو اختیار نہیں کہ اسکو محدود کرے مگر اب حد بندی کی نسبت ہمارے اندر متفرق خیال پیدا ہوگیا ہے۔ نہایت مکروہ گناہوں کا غایت درجہ کی نفرت انگیز تفصیل کے ساتھ ایسی جماعت کے سامنے اقرار کرنا جسمیں تمام مذاہب کے لوگ۔ مرد۔ عورت اور ایسے لڑکے لڑکیاں شامل ہوں جنکے خیالات ایسی مکروہات سے بالکل مس نہیں ہوئے اور یہہ ایک ایسا امر ہے جو اس نوٹ کے لکھنے وقت ہمارے مد نظر نہ تھا۔ اس لئے ہمنے اس وقت لکھا تھا کہ ایسے امور میں روح القدس کے سوائے اور کون ہادی ہو سکتا ہی۔ مگر اب ہم اسکی بجائے یہہ کہینگے کہ کون ہے جو ایسی حالتوں میں اس قسم کے اقرار کرنے کا لوگوں کو حوصلہ دلانے کی جرأت کریگا۔ سوائے اس کے کہ اسکو نہایت صاف اور یقینی طور پر یہہ معلوم نہ ہو جائے کہ ان باتوں سے خدا کا جلال ظاہر ہوگا۔ لیکن چونکہ ہماری ذمہ داری ہر بدین الفاظ نکتہ چینی کیجاوے کہ لازم نہیں کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو ایسے کاموں سے باز رکھے جنکے لئے روح اسکو مجبور کر رہی ہی اور دوسری ذمہ داری پر جو بہ نسبت اُس کے کچھ کم زور کے ساتھ ہمیں بھلائی نہیں گئی یہہ کہکر استدلال نہ کیا جاوے کہ ایسا امر میں ہر قسم کی مداخلت شیطان کی طرف سے ہی۔ ہماری دانست میں اس قسم کی رائے اس غلط خیال پر مبنی ہی کہ جو بھائی سخت گناہوں میں زندگی بسر کر رہا ہی وہ اب سچ مچ روح القدس سے معمور ہو گیا ہی۔ یا کم از کم یہہ کہ وہ شخص بلاشبہ اس وقت روح القدس سے ہدایت پا رہا ہے۔ اور کہ جو اس قسم کی کارروائیوں پر اعتراضات کرتا ہی وہ واقعی اس قسم کی رہنمائی سے خالی ہی اگرچہ اسکی زندگی میں اس قسم کے شبہ کے کوئی مثال نہیں ملسکتی"

"برعکس اس کے کون شخص ہی جو اس شخص پر اعتراض کرے جو روح القدس سے معمور ہے اور خدا کی طرف سے کوئی پیغام ملنے کی خاطر دعا کرتا ہی اور اس پیغام کو جو خدا کی طرف سے اُسے عنایت ہو لوگوں تک پہنچاوے"

"ان مختلف خبروں سے جو سیالکوٹ کنونشن کے بارے میں ہمارے قبل ازیں لکھنے سے پیشتر ہمیں موصول ہوئیں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس سوال کے بارے میں بڑے زور شور سے بحث ہو رہی تھی۔ جو لوگ اس کے مخالف معلوم ہوتے تھے وہ بھی عملی طور پر اس سے متفق ہو گئے تھے۔ یہہ اتفاق

دعا اور گفتگو کا نتیجہ تھا۔ حاضرین میں سے ایک شخص یوں بیان کرتا ہے کہ اس وقت فیصلہ ہوا تھا کہ ہمارا حق نہیں کہ ہم گناہوں کے علانیہ اقرار کی منادی کریں اور اگر روح اسکی خواستگار ہو تو منع بھی نہوں" ایک اور شخص کہتا ہو کہ "کمیٹی کے ایک ممبر کی گفتگو سے فائدہ ہوا۔ کیونکہ اس کا میلان یہہ تھا کہ لوگوں کو خوفناک گناہوں کا ہلکے طور پر بے پرواہی سے اقرار کرنے سے باز رکھا جاوے اور اسبات پر زور دیا جائے کہ صرف گناہوں کا اقرار ہی نہیں بلکہ گناہوں سے سچی توبہ کرنی ضروری ہے"۔

"کاشکہ قدوسیت کی روح گنہگاروں کو انکے گناہوں سے قائل کرے اور مغرور گنہگاروں کو نیچا دکھاوے۔ کاشکہ وہ سیاہ کاریاں جو چھپی ہوئی ہیں ڈھانپی گئی ہیں۔ سیاہ بادل کی مانند مٹا دیگئی ہیں۔ سمندر میں میری پیٹھ کے پیچھے پھینکی گئی ہیں۔ اور پھر یاد نہ کیجاینگی انکا ہرگز ہرگز کبھی ذکر نہو۔ نہ وہ پیش یا ظاہر کیجائیں تاوقتیکہ خدا کی طرف سے خاص اور صریح حکم نہو۔ کاشکہ گنہگار گناو اور یسوع کا جلال ظاہر ہو"۔

غیر مسیحیوں میں سچی ایمان۔ یہہ امر ہندوستان کے مسیحیوں کے لئے خصوصاً اور دیگر ممالک کے مسیحیوں کے لئے عموماً بالضرور مسرت۔ اطمینان۔ اور دلیری بخشیگا کہ ہندوستان خصوصاً تعلیمیافتہ لوگوں کے زمرہ میں انجیل کی تلاوت بڑے شغف اور بے ریا محبت سے خفیہ طور پر بڑہ رہی ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ مسیح کی تعلیم اور نمونہ کے لوگ بڑے دلدادہ اور عامل بھی ہیں۔ وہ لوگ اگرچہ اصطباغ پاکر مسیحی گلہ میں علانیہ شامل نہیں ہوئے تو بھی واقعی مسیحی ہیں۔ کیونکہ "جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہماری طرف ہے" (مرقس ۹: ۴۰) ایسے اشخاص اگرچہ نیقودیمس کی مانند کسی نہ کسی روک کا ڈر سے اپنے آپ کو ظاہراً مسیحی جماعت میں شامل کردینے سے رکے رہتے ہیں مگر پھر بھی وہ سچی تاثیرات سے متاثر ہونے سے رک نہیں سکتے۔ ممکن ہو کہ بعض مسائل انکی سمجھ میں نہ آئے ہوں اور وہ انپر پختہ یقین نہ رکھتے ہوں۔ مگر مسیحی تعلیم اور نمونہ کی پیروی اور انکا عامل ہونا انکو کسی نہ کسی دن اس نجات بخش ایمان تک بالضرور اور یقیناً پہنچا دیگا جس سے انکی آئندہ زمینی زندگی خدا کے حضور تعریف اور شکرگذاری اور امن و آرام میں گزرے۔ ان کے اس رویہ سے ثابت ہو کہ کم از کم اخلاقی اصلاح کے معاملہ میں مسیحی تعلیم اور نمونہ بالمقابل دیگر مذاہب کی تعلیمات و نمونہ جات کے یکتا اور مکمل اور کنتق ہے۔ منجملہ بہت سے خفیہ مسیحیوں کے جو غیر مسیحی اقوام میں آج موجود ہیں ایک دو کی رایوں اور عقیدوں کا ہم ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔

ایک ہندو ڈسٹرکٹ جج کی شہادت۔ پنجاب ریویو بابت لاہور کا ماہواری انگریزی اخبار متعلقی ریپورٹ بابت ماہ اکتوبر ایک ہندو ڈسٹرکٹ جج صاحب بی اے ایل ایل بی کی شہادت انجیل پر حسب ذیل رقم کرتا ہے۔ اس شریف اور بااختیار اور عالم جج نے وہاں سے ایسے کارڈ منگواتے ہیں جنپر بائبل کی آیات لکھی ہوں۔ انکا منشا ہے کہ ان کارڈوں کو اپنے مطالعہ کے کمرے میں معلق کریں تاکہ ہر وقت انپر نظر پڑتی رہے دیکھا ہؤا۔

"میں خداوند یسوع مسیح کی تعلیمات کے ادنیٰ شائقین میں سے ایک ہوں۔ میں اسکو نہایت عزت کی نگاہوں سے دیکھتا ہوں۔ اور من کو ابھارنے کے لئے اکثر بائبل کا حوالہ پیش کیا کرتا ہوں۔ میں نے ان نصایح کو اس لئے طلب کیا ہو کہ انکو اپنے سٹڈی روم میں لٹکاؤں اور ان سے زندگی کی طراوت اور قوت پاؤں۔ جو ایسے عظیم الشان مقامات سے دستیاب ہوتی ہیں۔ پہاڑی وعظ کی آیات اور احکام خصوصاً وہ بڑے احکام جو انسان کے ساتھ محبت رکھنے کے بارہ میں ہیں جنمیں دشمنوں سے پیار کرنیکی تعلیم ہے۔ وہ جب کبھی یاد آجاتے ہیں تو درحقیقت من کو اعلیٰ بلندی تک پہنچا دیتے ہیں"۔

ایک اور مثال۔ اسی قسم کی ایک اور مثال ہم ۱۹ اکتوبر کے انگریزی نور افشاں کے دوسرے کالم سے نقل کرتے ہیں جو اوپر کی حقیقت کی تائید کرتی ہے۔

"گذشتہ اتوار تاریخ ۳۰ ستمبر ہمارے شہر میں ایک عجیب واقعہ گذرا۔ علی الصباح ایک سب ڈویژنل افسر کی بیوی سول ہسپتال کو جاتی ہوئی دکھائی دی اس نظارہ کو دیکھ کر عوام الناس متعجب تھے۔ چنانچہ اس کا سبب دریافت کرنے کے لئے بہت سے لوگ ہسپتال کیطرف روانہ ہوئے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ شریفہ ایک غریب دیہاتی عورت کو دیکھنے آئی ہے جسکو کلوروفارم سنگھا کر ایک خطرناک عمل جراحی اسپر کرنا ہے۔ جب سب کچھ تیار ہوگیا اور مریضہ کو جراحی کی میز پر لٹا دیا گیا تو وہ شریف زادی مریضہ کے پاس جا کھڑی ہوئی۔ اور اسکو نرم اور محبت بھرے الفاظ سے تسلی دینے لگی۔ بعدہٗ ڈیڑھ گھنٹے تک سرجن کے کام میں اسکی مدد کرتی رہی آپریشن بڑی کامیابی سے ہوا اور دنبل نکالا گیا۔ مریضہ اب اچھی ہے۔ مگر وہ شریف زادی مریضہ کو روز مرہ دیکھنے آیا کرتی ہے۔ اور خاص خاص خوراک سے اسکی مدد کرتی ہے۔ عین اسی شام کو جب یہہ واقعہ ہمارے شہر کے تعلیم یافتوں کے خیالات میں تازہ تھا۔ اور یہہ پر سخاوت کام زبان زد عام تھا۔ تو ایک تعلیمیافتہ جنٹلمین نے وہ کچھ



کہا جس کا ذکر یہاں کر دینا بے موقع نہ ہوگا۔ کوئی مجموعۃ الحواس شخص اس امر کا انکار نہیں کر سکتا کہ مسیحیت ہندوستان میں اپنی فلاسفی کے ذریعہ سے کام نہیں کر رہی ہے بلکہ محبت اور صرف محبت کے ذریعہ سے جو فیاضی کے کاموں میں نمایاں ہوتی ہے۔ اور ہمیں کامل امید ہے کہ اس طول طویل دوڑ میں مسیحیت کا جھنڈا اس تمام ملک میں لہرائیگا۔

پختہ معلوم نہیں کہ یہ شریف زادی جس نے فیاضی اور محبت کا یہ کام کیا مسیحی عورت تھی یا غیر مسیحی غالباً مسیحی لیڈی ہوگی۔ مگر جس سے ہمارا یہاں مقصود ہے وہ اس تعلیمیافتہ جنٹلمین کے الفاظ ہیں جنپر ہمنے لکیر کھینچدی ہے۔ یہ الفاظ اس کے دل کی تہ سے نکلے ہوئے ہیں اور اس کے یقین اور مسیحیت کی حقیقت کو اور اسکی ہندوستان میں آیندہ عالمگیر اشاعت کو ظاہر کرتے ہیں۔ محبت کرنا شریعت کا پورا کرنا ہے۔ اور محبت کرنے کا طریق اور کمال مسیحی دین کی جان اور خصوصیت ہے۔ اس شریف لیڈی نے محبت سے فیاضی کا وہ کام کیا جس نے اس شہر کے عوام الناس میں ایک تھلکہ مچا دیا۔ اور اس تعلیمیافتہ جنٹلمین میں ایک ایسی حرکت پیدا کر دی کہ بے ساختہ یہ سچے الفاظ اس کے منہ سے نکل پڑے۔ لاریب ہم اپنے غیر مسیحی ہموطنوں کو محبت ہی کے ذریعہ سے فتح کر اور خدا کی اس لاثانی محبت کی قائلیت کے درجہ تک پہنچا سکتے ہیں جو اس نے اپنے عزیز بیٹے ہمارے خداوند اور نجات دہندے یسوع مسیح کے اس دنیا میں بھیجنے اور گنہگاروں کے لئے اپنے آپ کو فدیہ میں دینے اور تیسرے دن پھر زندہ کر دینے میں ظاہر کی۔ مسیحیوں کو ضرور ہے کہ محبت اور فیاضی کے طریقہ کو ہر خاص و عام میں ہر وقت مد نظر رکھکر اس کو بخوبی استعمال کریں۔ یہ وہ ہتھیار ہے جس سے ہم دوست اور دشمن ہر دو کو جیت سکتے ہیں۔ کاشکہ ہمارے اندر محبت کا اصول بخوبی جڑ پکڑے اور ہمارے محبت کے کاموں سے لوگ موہے ہو کر مسیح کی محبت میں قایم ہوں۔

چاہ کندہ را چاہ در پیش۔ ضلع ایٹہ کے مضافات کی خبر ہے کہ ایک متمول مسافر روپیہ کی دو تھیلیاں ساتھ لئے ہوئے شاہ راہ پر پیدل سفر کرتا تھا۔ قبل اس سے کہ اپنے گاؤں میں پہنچے اس کو راستے میں رات پڑ گئی۔ پاس ہی مضافات کی پولیس چوکی تھی۔ اسکو خوف تھا کہ رات کو مبادا کوئی رستے میں لوٹ لیگا۔ اسی خیال سے وہ مسافر پولیس چوکی میں آیا۔ وہاں کے انچارج سب انسپکٹر سے عرض کی کہ اسکو رات کاٹنے کے لئے یہاں جگہ دی جاوے اور یہ دو تھیلیاں روپیوں کی ہیں۔ انکو سرکاری مالخانے میں محفوظ رکھیں۔ سب انسپکٹر نے تھیلیوں کے مال خانے میں رکھنے سے انکار کیا لیکن بڑی مہربانی سے اسکو تھانے میں رات کاٹنے کی اجازت دی اور آرام کے لئے ایک چارپائی بھی بہم پہنچائی اور تاکید کی کہ دونوں تھیلیوں کو اپنے تکئے کے نیچے رکھے اور یقین دلایا کہ کچھ خطرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ایک کنسٹیبل رات کو تمہاری حفاظت پر ہوگا مسافر کو تسلی ہو گئی۔ اس نے چارپائی پر بستر بچھایا اور دونوں تھیلیاں تکئے کے طور پر رکھیں۔ ادھر سب انسپکٹر اور اس کے ماتحتوں کے دل میں روپے کا لالچ پیدا ہوا انہوں نے قرار دیا کہ مسافر کو مار ڈالیں گے اور روپیہ آپسمیں بانٹ لینگے غرض کہ سب انسپکٹر نے بعض ماتحتوں کو یہ کام سپرد کیا کہ ایک اتنا بڑا گڑھا کھود دیں جسمیں مقتول معہ چارپائی کے بآسانی گاڑا جائے یہ حکم دیکر سب انسپکٹر اپنے گھر کھانا کھانے کو گیا اور باقی کنسٹیبل بھی اپنی مفوضہ خدمت کے لئے چلدیے خدا کی قدرت مسافر کو بھی اس سازش کی بھنک پڑ گئی وہ بظاہر سوتا تھا لیکن اصل میں جاگتا تھا۔ جب سب چلے گئے تو یہ غریب چپکے سے چارپائی سے اٹھا۔ قریب ہی ایک گھنا سایہ دار درخت تھا۔ وہ دونو تھیلیاں لیکر اس پر چڑھ گیا اور وہیں بیٹھا رہا۔ بیند ہرن ہو گئی تھی۔ اتنے میں سب انسپکٹر بھی کھانا کھا کر آیا۔ دیکھا کہ چارپائی خالی ہے۔ وہ سازش کا خیال بھول گیا اور خود چارپائی پر لیٹ گیا تھا کہ نیند آگئی۔ وقت معینہ پر چند کنسٹیبل تلوار لیکر آپہنچے اندھیرے کمرے میں پہنچکر چارپائی پر سوتے ہوئے فرضی مسافر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ تکیہ ٹٹولا تو وہاں کوئی تھیلی نہیں تھی۔ لالٹین لاکر دیکھا کہ ہائے ہائے سب انسپکٹر کا خون ہو گیا ہے۔ آخر کار لاچار ہو کر اس چارپائی کو معہ مقتول سب انسپکٹر کے گڑھے میں ڈالکر اوپر سے ہموار کر دیا۔ صبح ہونے اور دن چڑھنے تک مسافر وہیں درخت کی شاخ پر چھپا رہا اتنے میں کوئی انگریز ادھر سے گذرا۔ مسافر درخت سے کود کر اسکے قدموں پر گر پڑا اور کل کیفیت عرض کی اس نے وہ جگہ بھی دکھلائی جہاں چارپائی گاڑی گئی تھی۔ کھودنے سے لاش برآمد ہوئی۔ یہ خبر انڈین ڈیلی ٹیلیگراف نے شائع کی ہے مقدمہ چل رہا ہے۔

(اخبار عام)

اطالیانی سرحد پر فرانسیسی سمت کو ایک بڑا مضبوط قلعہ مونٹ فوکن نامی ہیں ایک تصادم واقعہ ہوا جس سے قلعہ برباد ہو گیا۔ اسوقت قلعہ میں صرف ۱۳ آدمی تھے۔ ایک سپاہی مارا گیا اور ایک شخص مجروح ہوا۔ اور اس شخص کے خاندان میں سے دو آدمی ہلاک ہو گئے۔ علاوہ ان کے کئی ایک اور اشخاص زخمی ہوئے۔ ۴۰ ٹن مختلف قسم کی بھک سے اڑ جانے والی چیزیں برباد ہو گئیں۔ مگر بارود کا گودام جو اس کے متصل اور جسمیں ۲۰۰ ٹن بارود تھا محفوظ رہا۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر اسمیں بھی تصادم واقعہ ہوتا تو مونٹ فوکن کا سارا گاؤں معہ باشندگان کے ہلاک ہو جاتا۔ اس واقعہ سے فرانسیسی افسران جنگ

کو بڑا خطرہ اور بیقراری ہی۔

تمام ہندوستان کے ہاسپٹیل اسٹنٹوں اور میڈیکل کالجوں کے طلبا نے اپنے اپنے صوبہ کے میڈیکل ڈیپارٹمنٹوں کے اعلیٰ افسران کے ذریعہ سول ہسپتالوں کے انسپکٹر جنرلوں کی خدمت میں میموریل بھیجے ہیں۔ اور اسمیں درخواست کی ہے کہ ہماری تنخواہوں میں اضافہ اور جماعتوں کے پراسپکٹس میں اصلاح کیجاوے اس میموریل میں جو پنجاب کے سول ہسپتالوں کے انسپکٹر جنرل کی خدمت میں ارسال ہوا ہے سب سے بڑی شکایت تنخواہ کے غیر مکتفی ہونے پر ہے۔ علاوہ اس کے یہہ بھی شکایت ہی کہ پٹواری کو امید ہوتی ہے کہ ترقی کرتے کرتے وہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کے درجہ تک پہنچ سکتا ہی۔ اور ایک معمولی پولیس کنسٹیبل ڈیڑھ سو روپیہ کا انسپکٹر بن سکتا ہی اور بعض اوقات ایک ڈسٹرکٹ سوپرنٹنڈنٹ ہوجا سکتا ہی ہے محکمہ حفظ صحت کا ایک وکسینیٹر ایکسو دس روپیہ ماہوار کا انسپکٹر بن سکتا ہے۔ اور کمپونڈر ہاسپٹیل اسسٹنٹ کے درجہ تک پہنچ سکتا ہی مگر بیچارہ ہاسپٹیل اسسٹنٹ ہمیشہ ہی کے لئے ہاسپٹیل اسسٹنٹ ہی رہتا ہے۔ اہل میموریل کی التجا ہے کہ جس طرح ایک کمپونڈر اور وارڈ کے اردلی ہاسپٹیل اسسٹنٹ کے درجہ تک پہنچ سکتے ہیں اسی طرح ہاسپٹیل اسٹنٹوں کے لئے کوئی ایسی تجویز اور انتظام کرنا چاہئے جسکے ذریعہ سے وہ اسسٹنٹ سرجن کے درجہ تک پہنچ سکیں۔ علاوہ اس کے میموریلسٹوں کو فقرہ "ہاسپٹیل اسسٹنٹ" پر بھی اعتراض ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ اسکی بجائے ہمکو "اسسٹنٹ پریکٹیشنر" "ڈپوٹی پریکٹیشنر" "یا اکسٹرا اسسٹنٹ پریکٹیشنر" کا لقب دیا جایا کرے۔ جو بہت معقول ہیں کاشکہ گورنمنٹ اس میموریل کی طرف توجہ فرماکر موجودہ انتظام اور قانون میں اصلاح کرے

فرانس کے ہوٹلوں اور دیگر مواقعہ پر لوگ پھولوں میں کلوروفارم ڈالکر اکثر ان لیڈیوں کو بیہوش کرکے انکا مال لوٹ لیتے ہیں جو وہاں فروکش ہوتی ہیں سنا گیا ہے کہ پنجاب میں بھی اس فریب بازی کا رواج ہو جاتا ہے۔ شہر کے بدمعاش سوتے ہوئے بچوں یا عورتوں کو چپکے سے کلوروفارم سنگھاکر بیہوش کردیتے اور ان کے زیور اور روپیہ پیسہ اڑا لیتے ہیں۔ کلوروفارم کی فروختگی کے لئے سرکار کو ازحد احتیاط کرنی اور سخت شرائط لگانی چاہئے تاکہ۔ رعایا کے جان و مال کا نقصان نہو۔

یہہ امر بڑے وثوق سے بیان کیا جاتا ہے کہ فرانسیسی سلطنت جمہوری انگلستان کا سیر کرنیکو جائیگی مگر وقت پختہ معلوم نہیں کہ کب جائیگی۔ وقت ہمارے ملک معظم مقرر کرینگے۔ اسی موسم خزان میں ناروے کا بادشاہ ہاکون اور ملکہ موو۔ شاہ ڈنمارک۔ اور رومانیہ کا شہزادہ اور شہزادی انگلستان کی سیر کو جانے والے ہیں؛

کانپور میں ایک سائیس کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ دو سر چار ہاتھ۔ دو ٹانگیں ہیں بچہ تاحال زندہ ہے (آریہ گزٹ ۱۸ اکتوبر) نیچری صاحبان اور آریہ صاحبان امید ہے کہ فرمائینگے کہ یہہ قانون قدرت کی تبدیلی کیوں ہی ؟ یا کیا ایسا ہونا بھی قانون قدرت میں داخل ہے ؟ کیا قانون قدرت میں تبدیلی کا قانون نہ در وہے ؛

رانجھا قوم تیلی ساکن تانگڑیان قریب موکل ضلع لاہور کی بیوی کے ایک ہی حمل میں یکے بعد دیگرے چند چند منٹ کے فاصلہ پر چار بچے پیدا ہوئے جو الگ روز زندہ رہکر مرگئے۔ علاوہ اس کے جیل نمبردار تانگڑیاں ضلع لاہور کی گھوڑی کے رحم کا نام لوگوں نے چڑی (چڑیا بار رکھا ہوا ہے) پارسال دو بچے پیدا ہوئے تھے جو تھوڑا عرصہ زندہ رہکر مرگئے تھے۔ امسال بھی اسی گھوڑی کے دو بچے نر اور مادہ پیدا ہوئے ہیں۔ بچھیرا مرگیا ہی اور بچھیری ابتک زندہ ہی (پیسہ اخبار)

میڈیکل کالج لاہور کی پہلے سال والی جماعت گورنمنٹ کالج میں ۱۸ اکتوبر سے تبدیل کردیگئی ہے جہاں انکو فزکس۔ کیمسٹری۔ اور بوٹنی کی تعلیم دیجایا کریگی ایل ایم۔ ایس کا ابتدائی سائنٹفک امتحان جو پیشتر میڈیکل کالج میں دو سال کی پڑہائی کے بعد ہوا کرتا تھا وہ اب گورنمنٹ کالج میں ایک سال کی پڑھائی کے بعد ہوا کریگا

خبر ہے کہ شہزادی مارگریٹ پٹرو نے جو سسلی کے نہایت ہی اعلیٰ خاندان میں سے ایک خاندان کے ساتھہ تعلق رکھتی تھی کھڑکی پر سے گر کر خودکشی کرلی یہہ شہزادی اس جزیرہ میں خوبصورتی کے لئے مشہور تھی اور حال ہی میں اس کی شادی ایک مشہور و معروف ڈیوک سے ہونیوالی تھی۔ اس کے رشتہ داروں یا دوستوں کو اس کی خودکشی کی کوئی معقول وجہ معلوم نہیں ہے ؛

کوریا میں جاپانی باشندگان کی کوشش سے کپاس کی کاشت میں بڑی ترقی ہو رہی ہے۔ اس لئے توقع کیجاتی ہے کہ آیندہ کو کوریا سے جاپان میں کپاس بکثرت آیا کریگی۔ کوریائی کپاس کے درخت جاپانی یا چینی کپاس سے زیادہ بڑے ہوتے ہیں اور ہندوستان کی کپاس کی مانند ہوتے ہیں۔ اس کی زراعت کرنے

آب و ہوا اور زمین ایسی عمدہ ہے کہ جا پانیوں کا رخ یہاں پر اس کی کاشت کی طرف بہت ہی مائل ہے ؛

مراسلات

سیالکوٹ کنونشن

کنونشن کے متعلق شیخ وارث الدین صاحب کے مضامین پر تقریظ ؛

انسانی کوئی کام نقص سے خالی نہیں۔ اچھے سے اچھا کام بھی غلطی سے مبرا نہیں ہو سکتا۔ ہر کام بات اور تصویر کے دو ہی پہلو ہوتے ہیں۔ روشن و تاریک پھر ان کے بیان کرنے میں الگ الگ مذاق ہوتے ہیں۔ کوئی روشن پہلو لیتا ہے۔ کوئی تاریک پکڑ لیتا ہے۔ اپنے اپنے بیان میں دونوں راستی پر ہوتے ہیں۔ لیکن سامعین اور ناظرین مغالطہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اسلئیے مقرر اور محرر پر فرض ہے کہ دونوں پہلو دکھادیں۔ شیخ صاحب موصوف نے اپنے ان مضامین میں جو سیالکوٹ کنونشن کے متعلق ۱۰ نمبروں میں شائع کئے ہیں۔ صرف روشن پہلو کی تصویر کھینچی ہے۔ جسقدر خوبیاں انہوں نے وہاں دیکھیں۔ جو اعلے پایہ کے مضامین انہوں نے وہاں سنے وہ انہوں نے ناظرین کو دکھا دیئے۔ چونکہ دوسرے پہلو پر انہوں نے توجہ نہیں کی۔ اور کوئی نقص ظاہر نہیں کیا۔ اس لئے ایڈیٹر نورافشان کی تسلی نہیں ہوئی۔ ان کے خیال میں کوئی اور مضمون یا کامل آرٹیکل ایسا ہونا چاہئے۔ جو دونوں پہلو لئے ہوئے ہووے۔

میرے خیال میں اس کام کیواسطے ایڈیٹر صاحب کو پہلے فکر کرنی چاہئے تھی۔ یا تو خود وہاں حاضر ہوتا تھا۔ یا کوئی اپنا خاص نامہ نگار وہاں بھیجتا تھا جو پوری پوری رپورٹ تیار کرتا۔ اب تو آپ کو ایسے ہی ادھورے آرٹیکل ملینگے جنمیں کسی بات کی ٹانگ اور کسی بات کا سر۔ کیونکہ وہاں کنونشن میں دو ہی قسم کے آدمی تھے۔ ایک تو وہ تھے۔ جو برکت پانے کو گئے تھے۔ دوسرے وہ جو برکت دیکھنے کو گئے تھے۔ اول الذکر اصحاب تو دن رات دعا و مناجات حمد و ستائش میں لگے رہتے تھے۔ انکو کہاں فکر تھی کہ ہم کسی اخبار کیواسطے نوٹ لکھتے جاویں۔ انکو تو صرف ایک ہی دھن لگ رہی تھی کہ ہم یسوع کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ بغیر یسوع کے تذکرہ کے کوئی دوسری بات سننے کو راضی نہ تھے یہاں تک کہ گناہوں کے اقرارات اور خواہشات کے وعظ سننے پر نہ تو ان کے کان متوجہ تھے۔ اور نہ دل تیار تھے۔ جس دن پادری گنڈا مل اور پادری لبھو مل نے گناہوں کے اقرار اور گناہ کی بدی پر زیادہ زور دیا ہے۔ ایک غریب مسیحی نے جو کہ صرف یسوع کے دیدار کو وہاں گیا تھا۔ کھڑے ہو کر صاف صاف پکارا کہ ہم یہاں وعظ سننے کو نہیں آئے۔ ہم تمہارے گناہوں کے اقرار دیکھنے کو نہیں آئے۔ ہم صرف یسوع کو دیکھنے آئے ہیں۔ ہندوستان کے مغرب و مشرق سے لوگ یہاں حاضر ہوں کہ یسوع کو دیکھیں۔ یہ وعظ اور اقرار عیسائی ہمارے اپنے گرجوں میں بہت ہیں۔ ہم یہ نہیں سننا چاہتے۔

اس خیال کے وہاں نہ صرف مرد ہی تھے بلکہ عورات بھی تھیں۔ سنیچر کی صبح کو جب پادری لو چند نے اپنے گذشتہ مضمون خواہشات کو دوبارہ شروع کیا اسوقت بہت ۔ دو اور عورتیں جلسہ سے باہر نکلنے لگیں گویا کہ سب کو بھائی کو بیٹھ کر ایسا تھا تو حلقہ کے ہال کے باہر برآمدہ میں مسز مدد خان مجھے ملیں۔ میں نے کہا کہ آپ کیوں باہر چلے آئے۔ اب برکتیں حاصل کرنے کا وقت ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ وہاں بیٹھکر کیا کریں۔ پھر وہی کل والا خواہشیں لیکر کھڑا ہو گیا ہے۔ ہم تو ایسی باتیں سن سنکر تھک گئے ہیں۔ ایک اور ہمارے بزرگ برادر پادری رلیا رام صاحب وہاں موجود تھے۔ جو گناہوں کے فضول اقرار کو ایک آنکھ نہیں دیکھ سکتے تھے۔ انہوں نے اچھی طرح ایسے اقراریوں کی گت بنائی۔ اور نہایت ہی خوبی سے جتایا کہ عام جلسوں میں ایسی باتیں نقصان کا باعث ہیں خاص کر بہن بھائیوں کیواسطے۔ چنانچہ انکی تقریر کے بعد پھر کسی کو جرأت اقرار کی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ خود پادری پیٹرسن صاحب کو یہ بات بھری مجلس میں کہنی پڑی۔ کہ بعض احباب اقرار گناہ پسند نہیں کرتے اسبات کے واسطے کسی پر زور نہ دینا چاہئے۔ اس بات کا ذکر شیخ وارث الدین صاحب نے بھی اپنے مضامین میں کسی موقعہ پر کیا ہے۔

موخر الذکر بے پرواہ لوگ تھے۔ اور یہ شمار میں زیادہ تھے یہہ یا تو وہ تھے جنکو مشنوں نے اپنے خرچ سے بھیجا تھا۔ یا نزدیک جگہوں سے تماشا دیکھنے آئے تھے۔ یا بعض ان میں سنجیدہ بھی تھے۔ کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ بزرگوں میں تھے۔ جو جیسے آئے تھے ویسے ہی واپس چلے گئے۔ کیونکہ جو خیال وہ گھر سے اپنے دلمیں کنونشن کے نسبت قائم کرکے آئے تھے انکو وہ تبدیل نہ کر سکے۔ اسی کے مطابق جلسہ میں انہوں نے دیکھا۔ کہ بعض طبایع قدرتی جوش والی ہیں۔ جوش میں لمبی دعائیں ہوتی ہیں لمبے وعظ ہوتے ہیں۔ جوش ہی میں گناہوں کے اقرار ہو جاتے ہیں۔ انکی مثال تو وہی پنجابی کی مثل تھی ؛

ہٹھہ پرالی اُتے سَلّے جیسے آئے تیسے چلے

اور یہ جو بے پرواہ لوگ تھے۔ عام لوگوں میں جو مشنوں کے خرچ سے آئے تھے۔ یہ عموماً منادی تھے

اور یہہ بہت تھے۔ میں سب کی بابت تو نہیں کہتا۔ کیونکہ؀

خدا پنج انگشت یکسان نکرد

اُن میں اچھے لوگ بھی تھے۔ مگر زیادہ گستاخ بے پرواہ۔ ڈھیٹھ بلکہ بے شرم تھے۔ کیا یہہ شرم کی بات نہ تھی۔ کہ جس وقت وعظ ہو رہے ہیں دعائیں کیجاتی ہیں۔ وہ باہر میدان میں بیٹھے۔ دانت نکالتے۔ حقہ اڑا رہے ہیں۔ کوئی بنچ کے اوپر چڑھکر بیٹھا ہے۔ کوئی چوکی پر کھڑا ہے کوئی زمین پر منہ میں سگرٹ لئے پتلون کی پاکٹ میں ہاتھ دیئے اکڑ گیا ہے۔ کسی کی گینڈے کی سی گردن جھکتی ہی نہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ ان کی پوری تصویر آپ کو دیکھا دوں آپ اتنے ہی پر سمجھ سکتے ہیں۔ کہ یہہ کس قسم کے لوگ تھے۔ اگر انہوں نے سیالکوٹ کنونشن سے کچھ حاصل نہ کیا ہو۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ تعجب تو البتہ یہہ ہوتا اگر یہ کچھ حاصل کر کے آتے۔ وہاں تو خداوند کے کلام کی صداقت کامل طور پر ظاہر تھی۔

کہ تیرے ایمان کے مطابق تیرے واسطے ہو۔ جیسا جیسا کسی کا ایمان تھا۔ ویسی ویسی برکتیں حاصل ہوئیں۔ یہہ تو سورج کی مانند برکتیں تھیں۔ مٹی کو سخت اور موم کو نرم۔ اللہ والے اللہ کو حاصل کر آئے۔ دنیا والے چار دن مفت کی روٹیاں اڑا آئے اور سیر کر آئے۔

ان میں جو سنجیدہ تھے۔ وہ ایسی مجالس کے قایل نہ تھے۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ یہہ صرف غیر تمند میسحیوں کا شور ہے۔ جو چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی طرح ویلز والی برکتیں ہندوستان کے نصیب ہوں۔ مگر ان کے خیال میں یہہ برکتیں اسی طرح حاصل نہیں ہوئیں۔ کیونکہ خدا شور غوغا میں نہیں ہوتا "دیکھو خداوند گذر گیا۔ اور بڑی شدید آندھی نے پہاڑوں کو پھاڑ ڈالا۔ اور خداوند کے آگے چٹانوں کو توڑ تاڑ دیا ہے۔ پر خداوند آندھی میں نہیں۔ اور آندھی کے بعد زلزلہ آیا۔ پر خداوند زلزلے میں نہیں۔ زلزلہ کے بعد آگ آئی۔ پر خداوند آگ میں نہیں سو آگ کے بعد ایک دبی ہوئی ہلکی آواز آئی"

اسلاطین ۱۹ خداوند جو اسرائیل کیواسطے اُس کی مانند ہے۔ خاموشی میں اپنی قدرت کا اظہار کرتا ہے۔ مگر جوش والے غیرت مند تو یہہ سمجھتے ہیں کہ دن رات دعا و مناجات حمد و ثنا میں ۱۰ روز تک لگے رہیں۔ تاکہ آسمان کی کھڑکیاں کھل جاویں۔ اور پنتکوست کا دن کلیسیا کو نصیب ہو۔ جب عید پنتکوست کا دن ہوا۔ تو وہ سب ایک جگہ جمع ہوتے۔ یکایک آسمان سے ایسی آواز آئی۔ جیسے زور کی آندھی کا سناٹا ہوتا ہے۔ اور اُس سے سارا گھر جہاں بیٹھے تھے گونج گیا۔ اور اُن میں آگ کے شعلے کی سی پھٹی ہوئی زبانیں دکھائی دیں۔ اور ان میں سے ہر ایک پر آ ٹھہریں۔ اور وہ سب روح القدس سے بھر گئے۔ اور غیر زبانیں بولنے لگے۔ جیسے روح نے انہیں بولنے کی طاقت بخشی۔ اعمال ۲ باب

ایلیاہ والے غیر تمند دھیمی آواز میں روح کی تلاش کرتے ہیں۔ پنتکوسٹ والے گرج کی آواز میں بہرے خیالیں ہر دو خداوند کی برکات سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

بعض حالات میں یہہ صوفیوں کے حال کھیلنے کا معاملہ نظر آتا تھا۔ یعنے مکاری کی صورت حاضرین پر ظاہر کرنا کہ ہم بیخود ہیں۔ درحقیقت مطلب کے پکے مکار۔ اپنے مشنریوں پر اپنی دینداری کا اظہار کرتے تھے مجمع عام میں ایسی حرکات کرتے تھے۔ جن سے خواہ مخواہ ایک سمجھدار آدمی اُن کی چالاکی کو سمجھ جاتا تھا۔ ایک مکار صوفی کی مثال سے آپ سمجھ جاینگے؀

ایک صوفی شیخ حال کھیل رہا تھا۔ بیخودی میں سر سے پگڑی گر گئی۔ پگڑی میں کہیں ۲ روپیہ بندھے تھے۔ اب صوفی کو فکر پڑی کہ کوئی روپیہ نہ اڑالے حال کھیلتے کھیلتے اپنے مرید پر اِس طرح اپنا مطلب ظاہر کر دیا؀

ہرچہ برسر داشتم انداختم انداختم

مرید بھی آگے واقف کار۔ وہ بھی سر مارتے مارتے بول اٹھا؀

غم مخور شیخا کہ من برداشتم برداشتم

یہہ حال سیالکوٹ کنونشن میں بھی تھا۔ بعض کی حرکات بالکل نفرتی تھیں بعض اس قسم کے اقرار کرتے تھے۔ جنسے نفرت آتی تھی۔ گویا اپنی دینداری جتانے کو بقول پادری میاں صادق صاحب۔ گویا نیکی کر دیاں کر دیاں بھی خدادی مار وگھی ہندی اے مثلاً ایک شخص جو کہ منادی تھا۔ کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ میں گھر میں کلام پڑھ رہا تھا کہ ایک بدکار عورت آئی۔ میں نے انکو ۳ آنہ کے پیسے دیدیئے۔ اور اسکو کہا کہ جا میں یہہ کام نہیں کیا کرتا"۔ اب یہہ خدا کی مار پڑنے والی بات نہیں تو کیا ہو۔ ایک تو یہہ ظاہر کرنا کہ میں کلام پڑھا کرتا ہوں۔ دوسرا چار آنہ کے پیسے بدکار عورت کو خیرات دے؀

یہہ اقرار سنکر تمام سمجھدار نعوذ نعوذ کرنے لگ گئے تھے۔ اور بعد مجلس کے سب نے اسکو ملامت بھی کی کہ یہہ کیا واہیات باتیں ہیں۔ تم خدا کو ٹھٹھا کرتے ہو۔ غرض کہ سیالکوٹ کنونشن کوئی بے عیب مجلس نہیں تھی۔ اِس میں سب قسم کے لوگ موجود تھے۔

پھر بعض ایسے نیک بخت بھی تھے کہ جنہوں نے خود تو کوئی برکت حاصل نہ کی لیکن یہہ اقرار کیا۔ کہ یہاں



برکتیں ضرور ہیں۔ جب سبب پوچھا کہ کیوں ؟ جواب
دیا کہ جہاں اس قدر خدا کا کلام پڑھا جاوے۔ سنا اور
سنایا جاوے۔ دعائیں اور ثنا جائیں ہوں۔ حمد و
ثنا کی قربانیاں گذرانیں جاویں۔ وہ جگہ کبھی برکت
سے خالی ہو سکتی ہے۔ یہہ ایک بات تھی جو بہتوں
کی زبان سے سنی گئی۔ چنانچہ کسی مجلس ہی میں کسی
واعظ نے اس بات کا تذکرہ بھی کر دیا تھا۔ سو یہہ کنونشن
سہیل ستارہ کی طرح تھی کہ

جاتے انباں ے کند جاے ادیم

اور اگر کسی ایسے شخص کو جو کسی قدر ان برکتوں سے
بے پرواہ تھا برکت مل بھی گئی۔ تو وہ رسول پولوس
کیطرح مستثنیٰ تھا۔ کیونکہ وہ خدا کا خاص فضل سمجھا
جاتے۔ جو معجزانہ طور پر ظاہر ہوا۔ انہی باتوں سے ہم نے
جانا کہ خدا کی حضوری وہاں تھی۔ خداوند کی رویت نظر
آئی۔ فرشتوں کی رویت دیکھی گئی صلیب کی رویت
عجیب و غریب نظر آئی۔

ان اشخاص میں سے جو اپنے گھر سے اس نیت
اور ارادہ سے سیالکوٹ گئے۔ کہ وہاں برکتیں برس
رہی ہیں۔ میں بغیر برکت پائے ہرگز نہ آونگا۔ کنونشن
کے درمیان ہر موقعہ ہر جگہ اسکی یہی پکار تھی کہ میں نے
یسوع کو دیکھنا ہے۔ اس کے واسطے وہ اتنا بے چین کہ
کسی طرح تسلی نہ پاتا تھا۔ پادری پیٹرسن صاحب اور
پادری ہائیڈ صاحب اسکو برابر تسلی دیتے کہ یسوع
یہاں ہے۔ تم ایمان سے دیکھو۔ وہ یہی کہے۔ کہ میں
نے آنکھوں سے دیکھنا ہے۔ میں اس کی صورت اور
نقش و نگار سے واقف ہوں جب وہ ظاہر ہوگا۔ تو
میں اسکو پہچانونگا۔ تب میری تسلی ہوگی۔ طفل تسلیوں
سے مجھے چین نہیں۔ تب پادری پیٹرسن صاحب
نے اسکو صلیب کی راہ دکھلائی۔ اور گتسمنی باغ میں
(عالم رویت) لیجا کر اس کے ساتھ دعا کی تب

اس کو رخصت کیا یہہ کہکر کہ جنگ صلیب سے تسلی
نہ پاؤ۔ گتسمنی سے باہر مت جاؤ۔ اور میں تمہارے واسطے
دعا کرتا ہوں۔ وہ شخص چلا گیا۔ اور یسوع کے دیدار
کے واسطے ایسا بے چین کہ کسی طرح کل نہ پڑتی تھی۔
یہہ رات کے دس بجے کا وقت تھا کہ ہندوستان کی
ایک مشنری لیڈی جو گجرات سے ہندوستان آئی ہوئی
تھی لکچر دے رہی تھی۔ اسی وقت عین لکچر کے دوران
ہر شخص عالم بے خودی میں داخل کیا گیا۔ کیا دیکھتا ہے
کہ باغ عالم کے درمیان ایک نہایت خوبصورت محراب
ہے۔ اس محراب کی سامنے دیوار کے عین وسط میں
ایک چوکونہ طاق گا دم ہے۔ جو سفید رنگ مرمر کا
بنا ہوا ہے۔ اس کے آخر پر سیاہ رنگ مرمر کی صلیب
ہے۔ جس کے دونوں پہلووں میں کھڑکیاں ہیں۔
جنہیں سے عجیب نور کی شعاعیں سورج کی کرنوں
کی مانند نکل نکل کر صلیب کے اوپر پڑتی ہیں جنسے
صلیب کا جلال عجیب بے نظیر دکھائی دیتا ہے۔

اس نظارہ میں وہ یہی ایسا محو ہوا۔ کہ اُس
کو دنیا و مافیہا کی مطلق خبر ہی نہ رہی۔ جس سے دل
کے غم اور بوجھ سب دور ہو گئے۔ صلیب ہی میں اس
نے یسوع کا دیدار حاصل کیا۔ وہیں کسی نے اسکو
کہا کہ جا کر اپنے دوست پیٹرسن کو خوشخبری دے کیونکہ
وہ تیرے واسطے دعا کر رہا ہے۔ وہیں اٹھکر وہ مرد
دعا کے کمرہ کو گیا۔ اور انکو خبر دی کہ میں نے یسوع
کو دیکھا۔ مجھے صلیب کی رویت ہوئی ہے۔ اب مجھے
چین ہے۔ خدا کا شکر۔

پھر اور بھی نظارے ہوئے۔ بعض نے آسمان
میں فرشتوں کو دیکھا۔ غرض کہ برکات کے امیدواروں
نے کسی نہ کسی طرح خدا سے برکتیں پائیں۔ اپنے اپنے
ایمان کے موافق حصہ پایا۔ بعض روح سے معمور
ہو گئے۔ بعض سست الوجودوں کو الٰہی خدمت کے
واسطے چستی و چالاکی کی روح حاصل ہوئی۔ بعض
نے خدا کی برکتوں کا صاف صاف اقرار کیا۔

ایک مسیحی بھائی کالسیقہ ہندوستان سے آئے
ہوئے تھے۔ وہ مجھ سے بیان کرنے لگے۔ کہ
میری کبھی زندگی میں آج خدا نے میرے سامنے
ایک بھاری صلیب رکھی ہے۔ جس کا اٹھانا ایک
کالسیقہ کیواسطے ناممکن ہے۔ کہ اپنی جورو کو اپنے
جیسا سمجھے اور اُس سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگے
یہہ برکت آج مجھے یہاں حاصل ہوئی۔ کہ میں اپنی
بیوی سے آج معافی کا طالب ہوا۔ کہ جو قصور میں نے
اس کے خلاف کئے تھے ان کے اقرار کرنے کی خدا نے
مجھے طاقت دی۔ میری بیوی میرے اقرار پر سخت حیران
تھی۔ اور آج اسکو یقین ہوا کہ میری زندگی واقعی ایک
نیا جنم ہے۔

ایڈیٹر صاحب کیا ایسی باتیں بغیر خدا کی قدرت
کا اظہار۔ اور معجزانہ طاقت تھی۔ کیا وہاں روح القدس
اپنا کام نہ کر رہا تھا۔

الحمد للہ۔ خدا نے سیالکوٹ کنونشن کو برکتیں
دیں۔ اور ہم نے برکتیں پائیں۔ لیکن یہہ بات میں
انکو جتائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ وہاں کوئی نرالا طریقہ
حصول برکات کا نہ تھا صرف وہی تھا۔ جو روز مرہ مسیحی
تجربہ ہے۔ ہر ایک مسیحی اپنے گھر میں حاصل کرتا اور
کر سکتا ہے۔ یعنے دعا اور کلام کی برکت اور مدد سے۔ وہاں
بھی انہی لوگوں کو کچھ ہاتھ آیا جنہوں نے زیادہ وقت
دعا اور کلام کی تلاوت میں خرچ کیا۔ جس بھائی نے فرشتوں
کی رویت دیکھی۔ اسکو بھی اسوقت تک کچھ حاصل نہ
ہوا۔ جبتک کہ دعا میں خاص وقت صرف نہ کیا۔ اور مقدسوں
کے ساتھ دعا میں شامل نہ ہوا۔

اُس موقعہ پر کالکدھ کے صوبہ دار کا مسیحی ہونا
یہہ بھی کنونشن کو الٰہی انعام ملا۔ یہہ صوبہ دار جسکا نام

صالح محمد بی۔ مالیر کوٹلہ کے نوابوں کے خاندان سے ہیں۔ نہایت ہی شریف اور مرد صالح ہیں۔ روح القدس نے انکو بپتسمہ پانے کے واسطے تیار کیا۔ گو یا وہ کرنیلیوس تھا جس نے خدا کی بلاہٹ سے انکار نہ کیا۔

میں نے اپنی زندگی میں بہت سے مسیحی جلسے دیکھے میٹنگیں کیں اور کرائیں۔ میں نے اپنی زندگی بھر ایسا برکات سے بھرا جلسہ کوئی نہ دیکھا۔ اور ایسی مسیحی خوشی اور مسیحی زندگی کا لطف کبھی نہ حاصل نہ ہوا۔ اور یہہ صرف میری ہی شخصی رائے نہیں۔ اور بھی کتنی ایک اصحاب نے ایسا ہی ذکر مجھ سے کیا۔ مجھے یقین ہے کہ اس رائے میں غلطی نہیں۔

باوجود ان باتوں کے نقص بھی بہت تھے۔ چنانچہ چند ایک کا ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آئندہ اجتناب کی جاوے۔

اول۔ ہر کس و ناکس جو جی میں آتا کھڑا ہو کر ٹوٹ پٹانگ بکنے لگ جاتا تھا۔ اور سمجھتا تھا کہ میں ہی روح سے بولتا ہوں۔ اور بس کرنے میں نہیں آتا تھا کسی کی مجال نہ ہوتی تھی کہ اسکو چپ کرائے۔ اس کا انتظام چاہئے۔

دوئم۔ بعض بے حیاؤں کی طرح ہر بات میں آگے ہوتے۔ اور جن گناہوں کا انہوں نے اقرار کیا ان کے واسطے ذرا شرم نہ کرتے۔ چاہئے تھا کہ وہ مارے شرم کے کہیں گم ہو رہتے۔ بلکہ وہ تو اور بھی دلیر ہو کر ادہر ادہر کھڑے ہوتے۔ بیٹھے اور اٹھے اٹھے اور بیٹھے عجیب تماشا کرتے تھے۔ حاضرین شرمندہ ہوتے تھے۔ مگر انکو شرم نہ آتی تھی۔ اس بدانتظامی کا انتظام ہونا چاہئے؛

سوئم۔ فضول بکواس کھڑے ہو کر لمبی لمبی تقریروں سے وقت ضائع کرتے تھے۔ بزرگوں کی ہمسری کا دعویٰ ہوتا تھا۔

چہارم۔ ہر کلیسیا میں یہودا اسکریوطی اور حننیاہ سفیرہ موجود ہیں۔ اس لئے کچھ نہ کچھ خرابی انتظام میں ہو جاتی ہے۔ ہمارے یو۔پی مشنری صاحبان عموماً ایسی انتظام کے معاملہ میں ناتجربہ کار ہیں۔ اس لئے کھانے پینے کا انتظام درست نہیں ہوتا۔ گذشتہ سال کی نسبت امسال کہتے ہیں کہ بہتر تھا۔ تاہم بعض منتظموں نے اسکو نفع کی صورت بنائی تھی جو بالکل ناجائز تھی میرے خیال میں ایسے شخصوں کے ہاتھ میں انتظام دینا چاہئے۔ جو نفع کے خواہشمند نہ ہوں بلکہ لوگوں کے آرام کے خواہشمند ہوں۔ اور نقصان بھر دینے کی حیثیت رکھتے ہوں۔

نہ صرف میرے بلکہ اکثر احباب کی رائے میں یہہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔ کہ کھانے پینے کا انتظام گجرات مشن کے سپرد کیا جاوے۔ اور اُس کا منتظم سردار دیدار سنگھ ہو۔ جو ایسے معاملات میں پورا پورا تجربہ کار ہے۔ اور نقصان بھرنے کی حیثیت بھی رکھتا۔ اور دوسروں کے آرام کا خواہاں ہے۔

پنجم۔ کنونشن کے وقت کی نسبت بہت لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگست کا مہینہ درست نہیں۔ یہہ سخت گرمی اور بیماری کا موسم ہے۔ اگرچہ خدا کی رحمت سے ہزار بارہ سو آدمی۔ اون تک جمع رہے۔ اور کھانا بھی اچھا نہ تھا۔ کسی قسم کی بیماری نہ پھوٹ پڑی۔ تو اس سے خدا کی آزمائش تو نہیں کرنی چاہئے۔ وقت کو بدل دینا چاہئے۔ کنونشن والے کہتے ہیں کہ یہہ رخصتوں کا مہینہ ہے۔ سب لوگ حاضر ہو سکتے ہیں۔ دلیل تو معقول ہے مگر کیا ستمبر کا آخر درست نہیں؟ وہ بھی تو رخصتوں کا مہینہ ہے۔ اگست میں تو بہت لوگ پہاڑ پر ہوتے ہیں۔ ستمبر کے آخر میں واپس آجاتے ہیں۔ میرے خیال میں یہہ اچھا موسم ہوگا نہ سردی نہ بہت گرمی۔

ششم۔ مسلمانوں اور ہندوں کے واسطے ٹھہرنے کی ایک جگہ۔ اور کنونشن میں بیٹھنے کی الگ جگہ ہونی چاہئے۔ ملے جلے بیٹھنے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے چنانچہ امسال بعض دفعہ بڑی دقت واقع ہوئی۔

ہفتم۔ عورتوں اور لڑکیوں کے بیٹھنے کو بالکل الگ جگہ ہووے۔ آدمی لڑکے ایک طرف بیٹھیں۔

ہشتم۔ محافظوں کو چاہئے کہ لڑکے اور لڑکیوں کو آوارہ نہ پھرنے دیا کریں۔

کیوں ایڈیٹر صاحب اب آپ کی تسلی ہوئی؟ میں نے اپنی رائے کے مطابق لکھا ہے۔ اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو مہربانی کرکے کونونشن والے معاف فرماویں۔ کیونکہ میں نے بالکل راستی اور دیانتداری سے لکھا ہے۔ اور میں اس کنونشن کے واسطے خدا سے دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا اسکو ہندوستان کیواسطے باعث برکت کرے؛

آخر میں میری یہ عرض ہے کہ کنونشن سے برکتیں ضرور حاصل ہوئیں۔ مگر کوئی ریوائیول شروع نہیں ہوا۔ یاد رہے کہ سیالکوٹ میں ریوائیول نہیں ہوا

راقم۔ ریوائیول کا خواہاں

کتب مقدسہ کا ایک زندہ معجزہ

سوامی دیانند کے مریدوں نے جتنا زور معجزوں کی تکذیب پر خرچ کیا وہ انکی تصانیف سے ظاہر ہے آریہ لوگ کہتے ہیں کہ چونکہ خدا کسی چیز کی ذاتی خاصیت کو تبدیل نہیں کر سکتا اسی لئے معجزہ ہونا ناممکن ہے اس عقیدہ کی بنا صرف ارواح و مادہ اور اُن کے گن کرم سبھاو کی قدامت پر ہے اور یہہ ایک دعویٰ ہی دعویٰ ہے جس کا ثبوت آجتک دیانندی قلم سے میسر نہ ہو سکا ایسے خلاف عقل و نقل مسئلہ پر دلیل اگر لائے بھی تو

کہاں سے! آپ کو دہریت کی تعلیم نے ایسا تباہ کر دیا کہ عقل کو بھی مطلق ناقابل عمل سمجھکر رد دی میں پھینکنا پڑا مگر شکر ہے اسی خداوند قادر مطلق کا کہ ایسوں کو سمجھانے کے لئے ان میں سے ہی ایک کو کھڑا کر دیا وہ کون؟ کیا کوئی سناتن دھرمی؟ نہیں نہیں! ایک بڑا بھاری پاسندی ہاں ہاں وہی جس نے دیانند کے بعد معجزہ کی تکذیب کی چونکہ اس مکذب نے خدا کی پاک کتابوں کی توہین کرنے کے لئے معجزہ کا بھی ایک بھاری بار رکھا تھا اس لئے اُس قادر مطلق نے چاہا کہ اسکو خود اسکی قلم سے ہی ذلیل و رسوا کیا جاوے پنڈت لیکھرام مکذب نے ایک کتاب بنام ستری سکشا تصنیف کی جو کلیات میں شامل ہے آپ نے اسمیں چند ایک عورتوں کے حالات لکھے ہیں ان کے شروع میں آپ لکھتے ہیں ان کے سوائے اور بہت سی عورتیں ایسی ہیں جنکا نام یاد رکھنے کے قابل ہے بعد امتیاز سچ اور جھوٹ ہر ایک کے حالات درج ہیں"۔

کلیات صفحہ ۱۵۲ کالم ۲۔ یعنی لیکھرام صاحب یہہ کہتے ہیں کہ عورتوں کے متعلق جو کچھ لکھا جاتا ہے وہ بالکل راست ہے ملاوٹ وغیرہ کچھ نہیں جبکہ یہہ بات ثابت ہو چکی کہ لیکھرام نے جو کچھ لکھا ہے آرین خیالات کے مطابق بالکل راست لکھا ہے اس لئے اب ہم ان کے موعودہ قول کو نقل کرتے ہیں" اور رام نے راون کو مار لیا راون کے ہلاک ہونے کے بعد رام چندر جی سیتا کو قید سے چھڑا کر بسبب پورا ہونے میعاد بن باس وطن کو پھرے الا قبل از روانگی سیتا کو ثبوت عصمت کے لئے آگ میں گرنا پڑا اس زمانہ میں دستور تھا کہ جس عورت پر زنا کا الزام لگایا جاتا تھا اسکو اپنی عصمت ثابت کرنے کے لئے جلتے کوئلوں اور لوہے کے لال توے پر ننگے پاؤں چلنا پڑتا تھا اگر عورت کو اسی آزمائش سے کچھ ایذا نہ پہنچتی تھی تو وہ بیگناہ سمجھی جاتی تھی ورنہ آگ میں جلکر اپنی بدکرداری کی سزا پاتی سیتا کی آزمائش کے بعد سب اجودھیا کو واپس آئے" کلیات آریہ مسافر صفحہ ۱۵۴ کالم دوسرا

ناظرین کو یاد رہے کہ عیسائی اور مسلمان جو اپنے انبیاء کی طرف قسم قسم کے معجزے منسوب کرتے ہیں انکی وجہ بھی وہ یہی بیان کرتے ہیں کہ نبی اپنی صداقت کے ثبوت میں معجزے دکھایا کرتے تھے چنانچہ انکا نام انہوں نے نشان نبوت رکھا ہوا ہے جب ہم بائیبل کو دیکھتے ہیں تو وہاں سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ و ایلیاہ وغیرہ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں قسم قسم کے معجزے دکھائے پھر یہ نگ نیقودیمس مسیح کو کہتا ہے کہ یہہ کام جو تو کرتا ہے جب تک کہ خدا انسان کے ساتھ نہ ہووے کر نہیں سکتا غرض کہ انبیاء بھی اسی لئے معجزے دکھایا کرتے تھے

مگر شاباش اے آریہ بہادر واہ تم نے معجزوں کے بہانہ کتنی توہین کتب مقدسہ کی کی لیکن یاد رکھو کسی نے سچ کہا ہے ؎

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد
ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

خدا نے ان تمام اعتراضات بے بنیاد کو دور کرنے کے لئے کیا نشان دکھایا واقعی کتب مقدسہ کا یہہ بھی ایک زندہ معجزہ ہے کہ تم جیسے مخالفین کو خود تمہاری قلم سے ذلیل اور رسوا کیا۔

آریو کیا اب بھی کہو گے کہ خدا آگ وغیرہ کی تاثیرات نہیں پلٹ سکتا۔ اگر اب بھی شرم کو کر تعصب میں بہا کر اس نہایت شرمناک کلمہ کو زبان پر لاؤ تو پہلے خود ثبوت دو کہ سیتا پر آگ کا کیوں اثر نہ ہوا؟ بڑے شرم کی بات ہے کہ ایک عورت کے لئے تو خداوند آگ کی تاثیر کو پلٹ دے اور ہزاروں ہزار انبیاء پاک کی عزت قائم رکھنے کے لئے ایسا نہ کر سکے؟ غور کرو اور ایسے عقیدہ ناپاک سے باز آؤ؟

آپکا خیرخواہ رحمت مسیح از شاہ کوٹ

اشتہارات

ہمارا کارخانہ کیوں مشہور ہے

ناظرین ہم اشتہار کو طول دینا یا اپنی تعریف خود لکھنا مناسب نہیں جانتے تعریف وہ ہوتی ہے جو دوسرے لوگ کریں اس لئے فضول تحریرات کو چھوڑ کر اصل مطلب کیطرف قلم کو اٹھاتا ہوں اور سب صاحبان سے یہہ وعدہ کرتا ہوں کہ جو چیز خلاف تحریر یا نرخ بازار سے گراں ہو کارخانہ اسکی واپسی کا ذمہ دار ہوگا۔ مندرجہ ذیل اشیا کو کارخانہ اپنی نگرانی میں تیار کرا کر عمدہ و نفیس روانہ کرتا ہے آپ صاحبان خرید کر فائدہ اٹھاویں رنوٹ ایک پارسل کا محصول بذمہ خریدار ہوگا۔ فہرست اشیاء معہ قیمت

چادر پشمینہ ۳ گز طول ڈیڑھ گز عرض ہر رنگ	عہ سے ؏
پردہ چوبی بانات پر ریشم کا کام بانات مختلف رنگ	عہ سے عہ
پردہ چوبی بانات پر ریشم کا کام طول ۳ گز عرض سوا گز	؏ سے عہ
ٹیبل کلاتھ بانات پر ریشم کا کام دو گز مربع	؏ ر ؏
ٹیبل کلاتھ بانات پر ریشم کا کام سوا گز مربع	ے ر عہ
ٹیبل بانات پر ریشم کا کام ایک گز مربع	عہ ر عہ
رنگنگ ٹیبل	للعہ ر عہ
چادہ پوچی ۱۲ ر سے عہ۔ کشن جوڑا	؏ ر عہ
پٹو کشمیری جلدخانہ فی تھان	؏ ر ؏
پٹو کشمیری سادہ خودرنگ عمدہ فی تھان	ے ر عہ
ٹوپی مالیدہ کام دار کشتی نما	۱۲ ر ؏
گلوبند پشمینہ کام دار	؏ ر عہ
دستانہ پشمینہ و جراب پشمینہ فی جوڑا	۸ ر ؏
جراب و دستانہ اونی فی جوڑا	۱۲ ر ۱۲ ر
دری پلنگ ۲ گز طول ۱ گز عرض	ے ر ے



دری پلنگ پوش ۳ گز طول ۲ گز عرض ۴ سے عہ
دری خورد ۲ گز طول ۱۰ گرہ عرض ۱ ؎ ر ر ۴
لوئی اوڑھنے کی خود رنگ کشمیری عہ سے عہ
غالیچہ کشمیری بینے اونی کام والہ ۲ گز طول ۱ گز عرض سے ۳ عہ
(دنوٹ) ہر ایک قسم کا اسباب آرائش اور پوشش و ملازمان کے وردی کے کلاہ لنگی وغیرہ بارعایت ملسکتے ہیں کارخانہ سے طلب فرمایں قیمت بذریعہ منی آرڈر آنی چاہیئے ۔

المشتہر

عبد الغفار عبد الرشید کمیشن ایجنٹ گولڈن سٹریٹ لودیانہ

سودیشی کی جے

قصبہ ہذا صدیوں سے پشمینہ سازی کے لئے یورپ وغیرہ ہر حاظموں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا چونکہ اس جگہ کے بیوپاری مال کی اصل قیمت سے دگنی دگنی قیمت وصول کرتے ہیں اسواسطے اگر آپ اصل لاگت پر پشمینہ کی چیز لینا چاہتے ہیں تو ایک پیسہ فی روپیہ کمیشن دیکر اصل لاگت پر چیز لے سکتے ہیں اگر ہمارا قول خلاف ثابت ہو تو ہم سے مال کا ہرجانہ وصول کریں ۔

لسٹ

چادر اصل پشمینہ ۲ × ۱½ ۱ ۶ آنا ۲ روپیہ ۔ چادر رنگی ۹ آنا ۱۷ روپیہ ۔ لوئی اونی ۶ تا ۸ روپیہ ۔ دوپٹہ زنانہ ورنگدار ۳ × ۱½ ۱ ۹ تا ۱۲ روپیہ ۔ نکلار پشمینہ ۲ × ۱½ ۱۰ آنا ۱۵ روپیہ ۔ چادر سیر ۱½ × ۱½ ۱ ۶ تا ۸ روپیہ ۔ چین کوٹ ۔ فتوہی ۔ قمیض جس پر نام خریدار بحروف سنہری معہ چاندی ۲ ۔ رنی سٹ ہے ۔ بریج نام سنہری یا نام چاندی عہ روپیہ ہے اس کے علاوہ گلوبند موزے دستانے ۔ وغیرہ ۔ اصل قیمت پر ملسکتے ہیں ۔

ایس ۔ جی ۔ ہلاسی رام مینیجر پشمینہ پیسہ ایجنسی
جلالپور جٹان ضلع گجرات پنجاب

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو دو زبانوں اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کے خاطر شائع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے ۔ نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے ۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عوام سے ۴ سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو ۱۸ ر
ر ر پچیس روپیہ ر ر عہ ر
ر ر پندرہ روپیہ ر ر ۱۲ ر ر
ادنی ترین نرخ ۱۲ ر ر

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے ۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے ۔

پادری اے جی میکگا المورہ یو ۔ پی جنوبجات

پریسبٹیرین بیواؤن و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ ۱۸۴۷ء میں قائم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈ سے بہت ارزاں ہے بہرحال ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتا ہے ۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے ۔

المشتہر

پادری ڈبلیو جے کلارک صاحب ایم اے منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا ۔ لاہور

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ معہ ضمیمہ ۴
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ر ۴ ر ر عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۴	عہ	سے
چوتھائی کالم	عہ	سے	عہ
نصف کالم	سے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	عہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
ر ر ر ر ر ر ر معہ محصول عہ
ر ر آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری آر ۔ ڈی ۔ ٹرسیی صاحب ایم اے اڈیٹر و مینجر نور افشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں ولکی برادرس کے اہتمام سے چھپا